بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

REGD - No - L. 5254

فون نمبر ۲۹

جلد نمبر ۵۰/۱۵ | ۶ وفا ۱۳۴۰ ہش | ۶ جولائی ۱۹۶۱ء | نمبر ۱۵۴

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

مورخہ ۶ جولائی بوقت ۱۰-۱/۲ بجے صبح

کل دن بھر حضور کو ضعف کی شکایت رہی۔ رات نیند آگئی۔ اس وقت طبیعت نسبتاً بہتر ہے۔

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی شفائے کامل و عاجل اور درازی عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں

عرب لیگ کے سکرٹری جنرل کو کویت کا مسئلہ پُرامن طور پر حل ہو جانے کی امید

"عراقی حکام نے مجھے اپنے پُرامن ارادوں کا یقین دلایا ہے" (عبدالخالق حسونا)

بغداد ۵ جولائی۔ عرب لیگ کے جنرل سکرٹری عبدالخالق حسونا عراقی لیڈروں سے بات چیت کرنے کے بعد کل کویت روانہ ہو گئے۔ مسٹر حسونا نے ہوائی اڈے پر اخبار نویسوں کو بتایا کہ میں مسئلہ کویت کے پُرامن حل کے بارے میں اب بھی پُرامید ہوں۔ انہوں نے کہا کہ میرے لئے عراقی حکام سے براہ راست رابطہ رکھنا ضروری اور مفید ہے۔

مسٹر حسونا نے کہا کہ میں نے اپنے اس دورے کے دوران میں بغداد میں عرب ممالک کے سفیروں سے بھی ملاقاتیں کیں۔ سکرٹری نے مزید بتایا کہ اگر ضرورت پڑی تو وہ واپس بغداد آئیں گے۔ مسٹر حسونا کو ہوائی اڈے پر الوداع کہنے والوں میں عراقی وزیراعظم جنرل قاسم، وزیر خارجہ ہاشم جواد اور عرب ممالک کے سفیر بھی شامل تھے۔ انہوں نے کل وزیراعظم کے ہمراہ تین گھنٹے تک عراقی فوجوں کی مشقیں دیکھیں یہ مشقیں عراقی جمہوریہ کی چودہ جولائی کو تیسری سالگرہ کے سلسلہ میں کی جا رہی ہیں۔ عمان کی ایک خبر میں بتایا گیا ہے۔ کہ اردن کے وزیراعظم نے کل عمان میں سفیروں سے ملاقات کی۔ سیاسی مبصرین کا کہنا ہے کہ اردن عراق اور کویت سے اپنے دوستانہ تعلقات کو دونوں ملکوں کے درمیان کشیدگی دور کرنے کے لئے استعمال کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔

ثانوی تعلیمی بورڈ کے امتحان میٹرک کا نتیجہ

طلباء میں فیض احمد اور طالبات میں طاہرہ خانم اوّل آئے

لاہور ۵ جولائی۔ ثانوی تعلیمی بورڈ کے زیر اہتمام اپریل ۱۹۶۱ء میں منعقد ہونے والے میٹرک کے امتحان کے نتیجہ کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ اس امتحان میں مجموعی طور پر ۶۶ ہزار نو سو چون امیدوار شریک ہوئے۔ جن میں سے ۴۳ ہزار ۳ سو ۶۸ کامیاب رہے۔ اور اس طرح اس امتحان میں کامیابی کا تناسب ۶۵٫۳۲ فیصد رہا۔

اس امتحان میں ایم۔ اے۔ سی ہائی سکول بوریوالہ (ملتان) کے ایک طالب علم فیض احمد رول نمبر ۳۲۹۳۲ اوّل آئے۔ اور انہوں نے ایک ہزار میں سے ۸۹۴ نمبر حاصل کئے۔ لڑکیوں میں کینرڈ گرلز ہائی سکول لاہور کی ایک طالبہ طاہرہ خانم رول نمبر ۲۰۳۸۴ اوّل آئیں۔ اور انہوں نے مجموعی طور پر ۸۰۹ نمبر حاصل کئے۔ (باقی صفحہ ۸)

پیرس میں لو لگنے سے ۴۳ افراد ہلاک

پیرس ۵ جولائی۔ گزشتہ ہفتے کے آخر میں ۴۳ افراد لو لگنے سے ہلاک ہوئے۔ گزشتہ ہفتے گرمی کی ایک لہر آئی ہوئی تھی۔ محکمہ موسمیات نے بتایا ہے کہ کل یورپ میں سب سے زیادہ گرمی پیرس میں پڑی۔ جہاں درجہ حرارت ۹۳ تھا۔

عراق میں پاکستانی چاول کی درآمد

بغداد ۵ جولائی۔ حکومت عراق نے اب تک اڑھائی ہزار ٹن چاول درآمد کرنے کے لائسنس جاری کئے ہیں۔ عراق ہر سال پاکستان سے بڑی مقدار میں چاول درآمد کرتا ہے قیمتوں کو مناسب سطح پر رکھنے کے لئے اجازت نامے جاری کر دیئے گئے ہیں۔

پاکستان کے نام بھارت کا مراسلہ

نئی دہلی ۵ جولائی۔ بھارت میں پاکستان کے قائم مقام ہائی کمشنر مسٹر ایم شفقت کو کل شام بھارتی وزارت خارجہ میں طلب کیا گیا۔ جہاں دولت مشترکہ کے امور کے سکرٹری مسٹر گندیویا نے ایک مراسلہ دیا۔ جس میں یورپ کی مشترکہ منڈی کی تجویز کے بارے میں حکومت بھارت کے نظریات کی وضاحت کی گئی ہے۔ مسٹر شفقت نے اس موقعہ پر حکومت پاکستان کا ایک مراسلہ بھی مسٹر گندیویا کے حوالے کیا۔ جس میں گوپال گنج کے حالیہ حادثہ کے بارے میں بھارت کے احتجاجی مراسلہ کا جواب دیا گیا ہے۔

میٹرک کے امتحان میں تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کا نتیجہ

سکول کے کامیاب طلباء کا تناسب بورڈ کے تناسب سے ۲۷ء۱۴ زیادہ رہا

نعیم الرحمٰن درد ۸۱۳ نمبر حاصل کر کے ضلع بھر میں اوّل آئے

ربوہ ۵ جولائی۔ ثانوی تعلیمی بورڈ کے زیر اہتمام اپریل ۱۹۶۱ء میں میٹرک میں جو امتحان ہوا تھا۔ اس میں سکول کا نتیجہ ۶۵٫۶ فیصد رہا۔ جبکہ ثانوی بورڈ میں کامیابی کا مجموعی تناسب ۶۵٫۳۲ فیصد ہے۔ اس طرح سکول کے کامیاب طلباء کا تناسب بورڈ کے مجموعی تناسب سے ۱۴٫۲۷ زیادہ رہا۔ امسال سکول کی طرف سے ۱۲۵ طلباء شریک ہوئے تھے۔ ان میں سے ۱۰۲ طلباء کامیاب ہوئے۔ ۲۶ طلباء نے فرسٹ ڈویژن اور ۳۷ طلبہ نے سیکنڈ ڈویژن حاصل کی۔ باقی ۱۹ طلباء تھرڈ ڈویژن میں کامیاب ہوئے۔

حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب درد ایم۔ اے مرحوم کے فرزند عزیز نعیم الرحمٰن درد ۸۱۳ نمبر حاصل کر کے نہ صرف سکول میں بلکہ ضلع بھر میں اوّل آئے اور عزیز حفیظ احمد ابن مکرم چوہدری عطاء اللہ صاحب ۷۷۲ نمبر لے کر سکول میں دوم رہے۔ امید ہے کہ ان دونوں ہونہار طلباء کو ثانوی بورڈ کی طرف سے وظیفہ ملے گا۔ انشاء اللہ تعالےٰ تفصیلی نتیجہ شائع کیا جائے گا۔

امریکہ کے یوم آزادی پر مبارکباد

کراچی ۵ جولائی۔ صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں نے امریکہ کے صدر کو امریکہ کے یوم آزادی کے موقعہ پر مبارکباد کا پیغام بھیجا ہے۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۶ جولائی ۶۱ء

شریعت اور اس کی رُوح

مسلمانوں میں عالم اور صوفی دو گروہ دیر سے چلے آتے ہیں۔ ان گروہوں کی تقسیم کی وجہ وہی قدیم طرز خیال ہے۔ جو ہر قوم کے لوگوں میں موجود رہی ہے۔ ایک گروہ دین کے ظاہر پر زور دیتا ہے اور آخر غلو کی حد تک جا پہنچتا ہے وہ شرعی مسائل میں اتنی باریکیاں نکالتا ہے کہ ان پر عمل کرنا ناممکن ہو جاتا ہے۔ ایک شاعر نے اس کو اس طرح بیان کیا ہے۔

تو نے اے واعظ مزا ہی زندگی کا کھو دیا
یہ نہ کر اور وہ نہ کر اور جانے کیا کیا نہ کر

ہر کام پر ٹوکنا۔ ذرا ذرا سی حرکت پر شرعی تدغن لگانا بات بات میں نفی نکالنا اس گروہ کا خاصہ ہو جاتا ہے۔ یہانتک کہ عوام و خواص اس کے ساتھ دین سے ہی نفور ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ لوگوں کی وجہ سے ان کی زندگی اجیرن بن جاتی ہے وہ جہاں کسی ایسے بزرگ کو آتا دیکھتے ہیں کھسک جاتے ہیں۔ مسجد میں نماز پڑھنے تک سے گریز کرنے لگتے ہیں بعض سے نو تعلیم یافتہ مسلمانوں کی کچھ ایسی ہی داستان ہوتی ہے وہ بڑے پابند صوم وصلوٰۃ تھے آخر ایک خاص مسجد میں ان کی نماز پر ٹوکا ٹاکی شروع ہوئی۔ ذرا سی ٹانگیں کھلی رہ گئیں تو مولوی صاحب نے فرمایا آپ کی نماز نہیں ہوئی پھر پڑھئے اور ٹانگیں اس طرح رکھیے۔ راقم الحروف نے ایک ایسے ہی عالم دین سے پوچھا کہ آپ نے مسجد پر یہ بورڈ کیوں لگا رکھا ہے کہ یہاں "حنفی طریق پر ہی نماز پڑھئے ورنہ نتائج کی ذمہ داری آپ پر ہوگی۔" فرمانے لگے دیکھئے نا! جب کوئی دہابڑا (مراد اہل حدیث) ٹانگیں چوڑی کر کے نماز پڑھتا ہے تو جی کرتا ہے کہ ڈانگ مار کر اس کی ٹانگیں توڑ دوں۔

اس کا رد عمل یہ ہوا کہ ظاہر پرستوں کے مقابلہ میں ایک باطن پرست فرقہ پیدا ہو گیا جو چھلکے کی بجائے مغز پر زور دینے لگا۔ اور یہ فرقہ بڑھتے بڑھتے یہاں تک غلو کر گیا کہ انہوں نے تمام شرعی اعمال کی نفی شروع کر دی۔ نماز اور روزہ کو تکلف بردازی قرار دیا۔ تکیوں میں بیٹھ کر بھنگ … یں پیو اور اللہ ہو کے ورد کو ہی اصل "دین" سمجھ لیا۔ یہ فریق پہلے فریق سے کہیں زیادہ کامیاب رہا۔ اس لئے کہ انہوں نے سحر ٹونہ قسم کے اوراد ایجاد کئے جو حاجت روائی کے لئے اکسیر سمجھے جانے لگے۔ تعویذ گنڈا وغیرہ کو فروغ ہوا۔ دوا کی جگہ بیماروں کو "دم" پر زیادہ اعتماد ہو گیا۔

یہ تو دونوں گروہوں کے ان افراد کا حال ہے جو خلوص دل سے اپنے اپنے اعتقاد پر قائم ہوئے ان سے بھی بڑھ کر دونوں گروہوں میں ایسے لوگ داخل ہو گئے جو قطعاً مخلص نہیں تھے۔ انہوں نے یہ کام صرف دنیا کمانے اور دنیا کو فریب دینے کے لئے اختیار کیا۔ ایسے ہزاروں مولوی اور صوفی منش لوگ قوم میں پھیل گئے اور خوب پھلے پھولے انہوں نے عوام کی جہالت سے بڑا فائدہ اٹھایا اور آج کل اکثریت انہی لوگوں کی ہے یہ درست ہے کہ آج بھی علمائے حق اور مخلص صوفیاء مسلمانوں میں موجود ہیں لیکن حقیقت یہی ہے کہ ان کی تعداد جھوٹوں کے مقابلہ میں بہت تھوڑی ہے۔

عوام میں سے جو لوگ مخلص ہوتے ہیں وہ بھی ایسے صوفیاء کے ہتھے چڑھ جاتے ہیں اس طرح پیری مریدی جہاں ایک واقعی خاص اہمیت رکھتی ہے۔ آج ایک نہایت خطرناک چیز بن گئی ہے۔ شروع شروع میں پیری مریدی سے بڑے بڑے دینی کام سرانجام پاتے تھے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ اس سلسلے نے ساری دنیا میں اسلام کی تبلیغ کو پہنچایا ہے۔ ایک صاحب دل انسان اپنے خاص مریدوں کی تربیت کر کے ان کو دور دور علاقوں میں اصلاح خلق کے لئے بھیجتا رہتا تھا۔ ایسے کئی سلسلے ہیں۔ انہوں نے واقعی دین کا بڑا کام کیا ہے۔ ایسے بزرگوں کی خصوصیت یہ ہوتی تھی۔ کہ وہ شریعت کی پابندی کے ساتھ ساتھ اس کے مغز کے حصول میں بھی کمال حاصل کرتے تھے۔

اس طرح پیری مریدی حقیقت میں ایک عظیم ادارہ ہوتا تھا جس سے اسلام کا جسم اور اس کی روح قائم کی گئی ہے مگر آخر کار جھوٹے پیروں نے اس کام کو محض فریب کی ٹٹی بنا دیا اور آئے دن ایسے ہزاروں واقعات سننے میں آتے ہیں کہ فلاں جگہ کوئی پیر فلاں کی لڑکی لیکر بھاگ اٹھا یا اس کا زیور فریب سے پیر صاحب نے اڑا لیا۔ ایسے لوگ مسلمانوں میں ہی نہیں بلکہ تمام مذاہب میں موجود ہیں اور یہی وجہ ہے کہ عام انسانوں کا اعتماد دین سے اٹھتا جا رہا ہے۔ ایسے دھوکہ باز لوگوں نے جو نقصان مذاہب کو پہنچایا ہے وہ کم نہیں ہے۔

بہت سے ایسے لوگ ہیں جو تعویذوں اور ذکر اذکار یا وظیفے بنا کر اپنا الّو سیدھا کر رہے ہیں۔ پیشہ ور تعویذ دینے والے آپ کو گلی گلی میں ملیں گے۔ جو سادہ مزاج عورتوں کو لوٹتے ہیں اور ان کی مرادیں بر لانے کی امیدیں دلاتے ہیں۔ سوا آنہ سے لیکر پانچ روپے تک قیمت ہوتی ہے۔ نذر نیاز علیحدہ۔ یہ ایک پھوڑا ہے جو ہمارے معاشرے کو اندر اندر کھا رہا ہے افسوس یہ ہے کہ علماء جو دوسری سرحد کو چھوتے ہیں وہ بھی کچھ کم نقصان نہیں پہنچا رہے ان لوگوں نے مساجد پر قبضہ کیا ہوا ہے اور عجیب عجیب داستانیں سنا سنا کر عوام کو جنت کے ساتھ جوڑے رکھتے ہیں اور دوزخ کا سامان کرتے ہیں۔ بہت سے ان میں سے نیم مولوی اور نیم صوفی ہوتے ہیں۔ ان کا کام فالیں نکالنا خوابوں کی تعبیر بتانا اور اسی قسم کے بیسیوں کام ہیں ایک کام جو یہ لوگ نہیں کرتے وہ عوام کی تربیت ہے۔ ان کا حلوہ مانڈہ پورا ہو جائے بس انہیں دن رات یہی فکر رہتی ہے شہروں اور دیہات میں یہی حال ہے۔ البتہ اب کچھ کچھ بیداری ہوتی جا رہی ہے تعلیم کی کمی کے دور ہونے کے ساتھ ساتھ یہ بیماری بھی کسی قدر کم ہوتی جا رہی ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا ایک عام فائدہ جو ہوا ہے وہ یہ ہے کہ یہ بیماری قابو میں آتی جا رہی ہے۔ آپ نے اسلام کا سادہ اور خوبصورت چہرہ عوام کے سامنے پیش کیا ہے۔ آپ نے از سر نو بیعت کی اہمیت ثابت کی ہے اور اس کو ایک مفید ادارہ بنا دیا ہے۔ ذیل میں ہم آپؑ کے ملفوظات درج کرتے ہیں جو اس حقیقت کو واضح کرنے میں مدد دیں گے۔ فہوھذا۔

"ضلع سیالکوٹ کے ایک نمبردار نے بیعت کرنے کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ حضور اپنی زبان مبارک سے کوئی وظیفہ بتائیں اس پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا :۔

"نمازوں کو سنوار کر پڑھو کیونکہ ساری مشکلات کی یہی کنجی ہے اور اسی میں ساری لذات اور خزانے بھرے ہوئے ہیں صدق دل سے روزے رکھو۔ صدقہ و خیرات کرو۔ درود و استغفار پڑھا کرو۔ اپنے رشتہ داروں سے نیک سلوک کرو۔ ہمسایوں سے مہربانی سے پیش آؤ۔ بنی نوع بلکہ حیوانوں پر بھی رحم کرو۔ ان پر بھی ظلم نہ چاہیئے۔ خدا سے ہر وقت حفاظت چاہتے رہو۔ کیونکہ ناپاک اور نامراد ہے وہ دل جو ہر وقت خدا کے آستانہ پر نہیں گرا رہتا۔ وہ محروم کیا جاتا ہے۔ دیکھو اگر خدا ہی حفاظت نہ کرے۔ تو انسان کا ایک دم گذارہ نہیں۔ زمین کے نیچے سے لیکر آسمان کے اوپر تک کا ہر طبقہ اس کے دشمنوں سے بھرا ہوا ہے اگر اسی کی حفاظت شامل حال نہ ہو تو کیا ہو سکتا ہے۔ دعا کرتے رہو۔ کہ اللہ تعالیٰ ہدایت پر کاربند رکھے۔ کیونکہ اس کے ارادے دو ہی ہیں۔ گمراہ کرنا اور ہدایت دینا جیسا کہ فرماتا ہے :۔

یضل به کثیرا و
یهدی به کثیرا۔

جب اس کے ارادے گمراہ کرنے پر بھی ہیں تو ہر وقت دعا کرنی چاہیئے کہ وہ گمراہی سے بچائے اور ہدایت کی توفیق دے۔"

(الحکم ۲۸ فروری ۱۹۰۳ء)

ان ارشادات سے معلوم ہوگا کہ آپ نے نہ صرف شریعت کو قائم رکھنے کی تلقین فرمائی ہے بلکہ اس کے مغز اور روح کی حفاظت کا بھی گر بتایا ہے۔ اور بیکار وظائف کی قلعی بھی کھول دی ہے۔ جہاں آپ نے نماز اور ذکر الٰہی اور استغفار پر زور دیا ہے وہاں آپ نے عملی زندگی میں اعمال صالحہ بجا لانے کی بھی تاکید فرمائی ہے نماز اخلاص سے پڑھنے کا یہی فائدہ ہے کہ انسان حقوق اللہ کے ساتھ حقوق نفس اور حقوق خلق کو بھی نگاہ رکھے۔ محض جنت اور دوزخ کے نقشے کھینچنے اور بیکار اوراد کی لاحاصل برکات پر زور نہیں دیا بلکہ بتایا ہے کہ نمازوں کو سنوار کر پڑھنے ہی سے حقیقی لطف زندگی حاصل ہوتا ہے۔ صدق دل سے روزے رکھنے اور انفاق سے ہی فلاح ملتی ہے۔ رشتہ داروں سے نیک سلوک ہمسایوں سے مہربانی سے پیش آنا

(باقی دیکھیں صٹ پر)

ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

ہم عربی زبان کو کیوں اُم الالسنہ قرار دیتے ہیں؟

فرمودہ ۲۱ فروری ۱۹۴۷ء بعد نماز مغرب بمقام قادیان

قسط نمبر ۲

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے یہ غیر مطبوعہ ملفوظات ہیں جنہیں صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے؛

ہم یہ کہتے ہیں کہ ابتدائی زبان وہی ہو سکتی ہے جس کا

ہر لفظ اپنے اندر فلسفہ رکھتا ہو

کیونکہ ابتداء میں اس بات کی ضرورت تھی کہ اس زبان کا ہر لفظ اپنے اندر خاص معنے رکھتا ہو۔ اور اس کے الفاظ آگے پیچھے کرنے سے ان معنوں میں تبدیلی ہو جاتی ہو۔ لیکن بگڑی ہوئی زبانوں میں یہ بات نہیں پائی جا سکتی۔ کیونکہ زبان کا بگاڑ فلسفہ کے خلاف ہے اور یہ بگاڑ محض لکنت کی وجہ سے ہوتا ہے۔ مثلاً بعض لوگ ب کہیں تو ان کے منہ سے پ نکلتا ہے۔ اور بعض لوگ جب لام کہتے ہیں۔ تو ان کے منہ سے نون نکلتا ہے یہ مختلف قسم کی اعصابی بیماریاں ہیں کہ انسان کہتا کچھ ہے اور منہ سے کچھ اور نکلتا ہے ابتداء میں

لوگوں کی زندگی

بدویانہ تھی۔ اور وہ علیحدہ علیحدہ جنگلوں اور بیابانوں میں رہتے تھے۔ اس لئے والدین جو زبان بولتے تھے بچے اسی کو سیکھ لیتے تھے۔ فرض کرو باپ یا ماں۔ لام کو نون کہتے ہیں تو وہ بھی نون ہی کہیں گے یا اسی طرح کوئی اور لکنت کی خرابی ان کی زبان میں ہو۔ تو وہی اولاد میں آ جائے گی اب باوجود اس کے کہ وہ لام کو لام کہہ سکتے تھے۔ وہ بھی نون ہی کہیں گے کیونکہ ان کے نزدیک اصل تلفظ وہی ہو گا۔ پھر

تم یہ فرض کرو

کہ وہی لڑکے کسی سکول یا کالج یا کسی ایسی جگہ چلے گئے جہاں انہوں نے نئے نئے لفظ سیکھے۔ تو اب جو نئے الفاظ وہ سیکھیں گے۔ ان میں تو وہ لام کو لام ہی کہیں گے اور جو الفاظ انہوں نے اپنے والدین سے سیکھے ہوں گے۔ ان میں لام کو نون کہیں گے اس طرح کچھ اور زبان بن جائے گی۔ پس چونکہ ابتداء میں لوگ قبائلی زندگی بسر کرتے

تھے۔ اس لئے جو کچھ وہ سنتے تھے۔ اسی کو اصلی زبان سمجھ لیتے تھے۔ بعض قبائل زیادہ نہیں کر سکتے بعض زبر ادا نہیں کر سکتے مثلاً پنجابی جب جیم اور زبر ہوے گا تو پہلے جیم لائے گا اور زبر بعد میں لائے گا۔ مثلاً یہ کہنا ہو کہ آپ کا مزاج اچھا ہے تو کہیں گے آپ کا مجاز اچھا ہے۔ اسی طرح اور بہت سے الفاظ ہیں جن کے متعلق صاف پتہ لگتا ہے کہ اصل لفظ اور ہیں مگر لوگ اپنے علاقے کی زبان کی وجہ سے کچھ اور کہہ رہے ہیں جن

زبانوں میں بگاڑ

پیدا ہو جائے۔ ان کے الفاظ کی بناوٹ میں

کوئی فلسفہ نظر نہیں آتا۔ لیکن جو زبان ام الالسنہ ہو گی۔ اس کے الفاظ میں فلسفیانہ پہلو نمایاں طور پر نظر آئے گا۔ اور جو زبانیں ایک سے دوسری اور دوسری سے تیسری اور تیسری سے چوتھی بنتی جاتی ہیں۔ وہ جوں جوں اپنے منبع سے بعید ہوتی جاتی ہیں۔ ان میں

فلسفہ کا رنگ

ناپید ہوتا چلا جاتا ہے۔ اور آخر وہ ایک ایسی جگہ پر پہنچ جاتی ہیں۔ جہاں صرف الفاظ ہی الفاظ رہ جاتے ہیں۔ لیکن ان الفاظ میں فلسفہ باقی نہیں رہتا۔ اس لحاظ سے ہم سنسکرت اور لاطینی کو ام الالسنہ

نہیں کہہ سکتے۔ کیونکہ ان کے الفاظ سو فیصدی اپنے اندر فلسفہ نہیں رکھتے۔ ہم یہ تو مان سکتے ہیں۔ کہ ان کے اسی فیصدی یا نوے فیصدی الفاظ فلسفہ پر مبنی ہوں گے۔ لیکن سو فیصدی نہیں۔ اس لئے ان کو عربی کی بیٹیاں تو کہہ سکتے ہیں۔ عربی کی ماں نہیں کہہ سکتے پس یہ بات نہیں کہ چونکہ قرآن کریم عربی میں نازل ہوا ہے۔ اس لئے عربی زبان ام الالسنہ ہے بلکہ چونکہ

عربی فلسفیانہ زبان تھی

اس لئے قرآن کریم اس میں نازل ہوا اور یہ حقیقی بات ہے کہ قرآن کریم نے اسی زبان میں نازل ہونا تھا جو اس کے معانی اور مطالب کی حامل ہو سکتی۔ چونکہ وہ عربی زبان تھی اس لئے قرآن کریم عربی میں نازل ہوا۔ ہم عربی کے الفاظ کو جب غور سے دیکھتے ہیں۔ تو اس کا ہر لفظ اپنے اندر ایک خاص فلسفہ رکھتا ہے مثلاً روٹی کے لئے عربی زبان میں خبز کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ اور خ۔ ب۔ ز کے اس مجموعہ میں

خاص معانی پوشیدہ ہیں

چنانچہ ان الفاظ کو اگر آگے پیچھے کر دیں۔ مثلاً بخز یعنی ب۔ خ۔ ز کر دیں تب بھی اس کے اور معنے بن جائیں گے۔ لیکن اردو زبان میں ر۔ و۔ ٹ۔ ی کے مجموعہ کے کوئی خاص معنے نہیں۔ لوگوں نے محض کھانے کی ایک چیز کا نام روٹی رکھ دیا ہے۔

اگر تم یہ فیصلہ کر لو۔

کہ روٹی کو ہم سوٹی کہا کریں گے۔ تو کیا فرق پڑے گا۔ کچھ بھی نہیں۔ کیونکہ ر۔ و۔ ٹ۔ ی۔ کی اس ترتیب کے کوئی خاص معنے نہیں ہیں۔ غرض روٹی کہنے میں کوئی حکمت نظر نہیں آتی جو سوٹی کہنے سے باطل ہو جائے گی۔

اصل میں

ابتداء میں

جب یہ شاخیں اپنی جڑ سے جدا ہوئیں تو ان میں اتنا فرق نہ تھا۔ گو علماء تو اس بات کے لئے کوشاں رہے۔ کہ بے معنی الفاظ زبان میں داخل نہ ہوں۔ لیکن جہّال کی اکثریت ہوتی ہے۔ اس لئے وہ بعض الفاظ زبان میں داخل کر لیتے اور ان کا استعمال

کلمات طیبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

عربی زبان خاتم الالسنہ ہے

ادویات کے متعلق سلسلہ گفتگو کا چل پڑا اور وہ اس تقریب پر کہ مولوی عبدالکریم صاحب کو کوئی دوا حضرت اقدس نے شب گزشتہ کو دی تھی۔ اس کے اثر کے متعلق حضرت نے دریافت فرمایا۔ اسی ضمن میں ایسٹرن سیرپ اور کچلہ وغیرہ کا مختلف ذکر ہوتا رہا۔ اور ان کے خواص میں سے اعصاب کی تقویت کا تذکرہ ہوا۔ جس پر حضرت اقدس کو مولانا مولوی عبدالکریم صاحب نے اس امر کی طرف توجہ دلائی کہ عَصَب کے لفظ میں فلاسفی بھری ہوئی ہے۔ کیونکہ عَصَب کے معنی ہیں باندھنا اور پٹھے بھی انسان کے اعضاء کو رسیوں کی طرح باندھے رکھتے ہیں اور بالمقابل نرو کے لفظ میں بجز لفظ کے کچھ بھی نہیں۔ اس پر حضرت نے فرمایا:۔

"یہ بھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا معجزہ ہے کہ الفاظ کے اندر علمی باتیں بھری ہوئی ہیں۔ اور عربی زبان اسی لئے خاتم الالسنہ ہے۔ چونکہ قرآن جیسا عظیم الشان معجزہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیا۔ اس لئے اس کی عظمت علمی پہلو سے بہت بڑی ہے۔"

"عربی زبان بہت وسیع ہے اور ہر ایک قسم کی اصطلاحیں اس میں موجود ہیں اور تصنیفات اس کثرت سے ہو رہی ہیں کہ جن کا علم بجز خدا کے اور کسی کو نہیں ہو سکتا صرف حدیث ہی کو دیکھو کہ کوئی کامل طور پر دعوےٰ نہیں کر سکتا کہ اس نے علم حدیث کی کل کتابوں کو دیکھا ہے"

(ملفوظات جلد اول ۲۷۲ و ۲۷۶)

مشہور کر دیتے جس پر علماء کو بھی کہنا پڑا کہ چونکہ

یہ الفاظ غلط العام ہو گئے ہیں

اس لئے ان کو صحیح سمجھا جائے اور نہیں زبان میں شامل سمجھا جائے۔ اس طرح آہستہ آہستہ زبانیں اپنے منبع سے دور ہوتی چلی گئیں۔ اردو زبان ان قریب ترین زبانوں میں سے ہے جن کا وجود لوگوں کے سامنے آیا۔ اس لئے اس کے تغیرات صاف اور نمایاں طور پر نظر آ سکتے ہیں چنانچہ اردو زبان کی تاریخوں میں یہ لکھا ہوا موجود ہے کہ یہ لفظ اصل میں یوں بولا جاتا تھا۔ لیکن عوام الناس نے اس کا تلفظ یوں بنا دیا علماء نے مقابلہ کیا لیکن

عوام الناس کا تلفظ غالب آگیا

اس لئے علماء نے اس کے متعلق کہہ دیا کہ یہی صحیح الفاظ میں سے ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ابتداء میں اردو زبان میں عربی فارسی، ترکی اور انگریزی کے صحیح الفاظ آئے تھے لیکن عوام نے انہیں توڑ موڑ کر ایک نیا رنگ دے دیا۔ مثلاً انگریزی میں اصل لفظ سٹیشن (Station) ہے۔ لیکن یو پی والے اسٹیشن کہتے ہیں۔ گویا ان کے نزدیک ایس سے پہلے ایک ای (E) ہے حالانکہ انگریزوں کا تلفظ ہی اس قسم کا ہوتا ہے کہ سننے والا یہ سمجھتا ہے کہ وہ اسٹیشن کہہ رہے ہیں۔ حالانکہ لکھنے میں ایس سے پہلے کوئی حرف نہیں۔ اسی طرح اور بہت سے انگریزی الفاظ ہیں جن کے پہلے الف بڑھا دیتے ہیں۔ یہ تو یو پی والوں کی زبان تھی۔ جب پنجاب میں یہی لفظ آیا تو لوگوں نے سرے سے ٹیشن ہی کہنا شروع کر دیا۔ یہ غلطیاں جہالت کی وجہ سے پیدا ہو جاتی ہیں۔ لیکن عربی چونکہ ام الالسنہ ہے اس لئے اب تک عوام اس کے الفاظ کو بگاڑ نہیں سکے

اس سے صاف پتہ لگتا ہے

کہ یہ عوام کے پیدا ہونے سے پہلے کی ہے۔ حضرت آدم آئے ان کے ساتھ پانچ سات آدمی تھے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو یہ زبان سکھائی اور چونکہ پانچ سات آدمی تھے۔ ایک جگہ رہتے تھے۔ اس لئے ان کی زبان میں کوئی بگاڑ پیدا نہ ہو سکا۔ پھر جب آبادیاں پھیل گئیں تو زبانوں میں بگاڑ پیدا ہوتا گیا۔ چنانچہ

جب ہم زبانوں پر غور کرتے ہیں

تو ہمیں معلوم ہو جاتا ہے کہ فلاں زبان عربی زبان کی بیٹی ہے فلاں زبان پوتی ہے فلاں زبان پڑپوتی ہے۔ کیونکہ زبانوں میں جوں جوں بگاڑ پیدا ہوتا جائے گا وہ منبع سے دور ہوتی چلی جائیں گی۔ اس لحاظ سے

ہمارا اصول یہ ہے

کہ جس زبان کے تمام الفاظ فلسفہ پر مبنی ہیں وہ ماں ہے اور جو اس سے دور ہے وہ پوتی ہے اور جو اس سے دور ہے وہ پڑپوتی ہے اور جو اس سے دور ہے وہ نکڑپوتی ہے۔ اس اصول کے ماتحت تمام زبانوں کا امتحان کر سکتے اور ان میں سے ام الالسنہ کا پتہ لگا سکتے ہیں ؛؛

فوری ضرورت

(از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب)

صیغہ فضل عمر ہسپتال میں مندرجہ ذیل آسامیوں کے لئے کارکنان کی ضرورت ہے :

درخواستیں ۲۰ جولائی تک چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال کے نام آنی ضروری ہیں۔

(۱) اسسٹنٹ میڈیکل آفیسر گریڈ

۱۵۰ — ۲۰ — ۲۵۰

۷۵۰ — ۲۵ — ۶۰۰ — ۲۵

جمع گرانی الاؤنس جو تنخواہ کا ۱۲½ فیصدی ہوگا۔ کرایہ مکان ۲۵ روپے ماہانہ

Radiology اور سرجری میں تجربہ رکھنے والے کو ترجیح دی جائے گی۔

(۲) لیڈی ڈاکٹر گریڈ ۲۵۰ — ۲۰

۷۵۰ — ۲۵ — ۶۰۰ — ۲۵ — ۴۵۰

جمع گرانی الاؤنس جو تنخواہ کا ۱۲½ فیصدی ہوگا۔ اور کرایہ مکان ۲۵ روپے ماہانہ زنانہ امراض کے اپریشن کا تجربہ رکھنے والی لیڈی ڈاکٹر کو ترجیح دی جائے گی۔

(۳) اپریشن روم اسسٹنٹ گریڈ

۱۴۰ — ۵ — ۱۰۰ — ۴ — ۸۰

جمع گرانی الاؤنس ۳۰ روپے ماہانہ تجربہ کے لئے ضروری ہے کہ کسی بڑے اپریشن تھیٹر میں کام کیا ہو۔

(۴) نرس گریڈ I گریڈ ۱۵۰ — ۵ — ۱۰۰

جمع گرانی الاؤنس ۳۰ روپے ماہانہ اور خوراک الاؤنس ۲۵ روپے ماہانہ۔

درخواست دہندگان کے لئے ضروری ہے کہ اپنی تعلیم اور تجربہ کی اسناد شامل درخواست کریں۔

درخواست دہندہ کے لئے یہ ضروری نہیں کہ وہ جماعت احمدیہ سے تعلق رکھتا ہو۔ دوسرے احباب کی درخواستوں پر بھی غور کیا جائے گا۔ بشرطیکہ وہ ہسپتال کے معیار پر پورے اتریں۔

چیف میڈیکل آفیسر
فضل عمر ہسپتال۔ ربوہ

"اللہ تعالیٰ کی نوکری اور جامعہ احمدیہ"

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں :۔

"سات آٹھ دن ہوئے ہیں بعض بچوں نے جب پرائمری پاس کی تو وہ آپس میں آئندہ پڑھائی کے متعلق باتیں کر رہے تھے۔ میں نے اس خیال سے کہ ان کے دل کے ارادہ کا جائزہ لوں۔ ایک چھوٹے بچے کو بلایا اور اس سے پوچھا۔ انگریز کی نوکری اچھی ہے یا خدا تعالیٰ کی ؟۔ وہ کہنے لگا خدا کی میں نے کہا اگر خدا تعالیٰ کی نوکری اچھی ہے تو یہ پھر مدرسہ احمدیہ میں داخل ہونے سے مل سکتی ہے۔"

(اقتباس خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۷ مارچ ۳۶ء از الفضل ۴ اپریل ۱۹۳۶ء)

اس وقت جماعت میں سینکڑوں نوجوانوں نے میٹرک کا امتحان دیا ہے اور نتیجہ نکل چکا ہے وہ اور ان کے والدین ان کے لئے لائحہ عمل تیار کر رہے ہوں گے یہ وقت ہے کہ احباب جماعت اپنے آقا کی نصیحت پر کان دھریں اور اپنے بچوں کو اللہ تعالیٰ کی نوکری کی راہ دکھائیں جو سب نوکریوں سے بہتر ہے۔

(وکیل التعلیم ربوہ)

عسر اور یسر ہر حالت میں اللہ تعالیٰ کے گھر کا خیال رکھنے والے مخلصین

ارشاد نبوی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مطابق تعمیر مساجد میں حصہ لینا صدقہ جاریہ کا حکم رکھتا ہے۔ اس سلسلہ میں تازہ فہرست درج ذیل ہے۔ قارئین کرام ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

نمبر	نام	رقم
۳۱۴	مکرم جناب ہدایت اللہ صاحب چک ۳۵ ج ب ضلع سرگودھا	۶ — ۰۰
۳۱۵	" جناب محکم الدین صاحب حسن باڑہ سندھ	۴۰ — ۰۰
۳۱۶	" قریشی فضل حق صاحب ربوہ از دکانداران گول بازار ربوہ	۲۱ — ۲۵
۳۱۷	" چوہدری عمر الدین صاحب جہور ضلع سیالکوٹ	۱۰ — ۰۰
۳۱۸	" حکیم عبید اللہ صاحب رانجھا۔ دار الرحمت وسطی ربوہ	۵ — ۰۰
۳۱۹	" دوست محمد صاحب چک ۸۸ ج ب ضلع لائلپور	۸ — ۱۲
۳۲۰	" سلطان احمد صاحب ظفر کوہاٹ	۴ — ۰۰
۳۲۱	محترمہ بشریٰ ممتاز بیگم صاحبہ سلطان پورہ لاہور	۲ — ۰۱
۳۲۲	مکرم مستری عبد الرحیم صاحب جہلم شہر۔	۴ — ۷۳
۳۲۳	" محمد اشرف صاحب کوارٹر صدر انجمن احمدیہ۔ ربوہ	۵ — ۰۰
۳۲۴	" محمد ابراہیم صاحب چک ۳۹ D-B ضلع سرگودھا۔ از احباب جماعت	۱۰ — ۰۰
۳۲۵	محترمہ والدہ صاحبہ سلطان اللہ صاحب چک ۹ ع پنیار ضلع سرگودھا	۲ — ۰۰
۳۲۶	مکرم چوہدری عبد الحق صاحب پنڈی بھاگو۔ ضلع سیالکوٹ	۳ — ۰۶
۳۲۷	مکرم شیخ مختار احمد صاحب خیرپور ناتھن شاہ سندھ	۱۵ — ۰۰
۳۲۸	" عزیز احمد صاحب تلونڈی کھجور والی۔ ضلع گوجرانوالہ	۱۶ — ۰۰
۳۲۹	" محمد رسال صاحب بنوں	۱۰ — ۰۰
۳۳۰	" میاں نثار احمد صاحب پشاور از احباب جماعت	۱۹ — ۲۵

(وکیل المال اول تحریک جدید۔ ربوہ)

ولادت

مورخہ ۳۔ جولائی بروز دوشنبہ اللہ تعالیٰ نے مکرم ظریف احمد خانصاحب ڈسپنسر فضل عمر ہسپتال ربوہ کو اپنے فضل و کرم سے دوسرا لڑکا عطا فرمایا۔

بزرگان سلسلہ و احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو لمبی صالح اور با اقبال زندگی عطا فرمائے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔

درخواست دعا

میرے خاوند مکرم بشیر احمد صاحب بھٹی سالہا سال سے شدید بیمار ہیں اور چلنے پھرنے اور حرکت کرنے سے معذور ہو چکے ہیں۔ ان دنوں ان کی طبیعت زیادہ خراب ہے اور کمزوری بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ بزرگان سلسلہ اور دیگر تمام بھائیوں اور بہنوں سے التجا ہے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھ پر اور میرے چھوٹے چھوٹے بچوں پر رحم فرمائے اور انہیں محض اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

صفیہ بھٹی احمد کمرشل کالج راولپنڈی

بجٹ کی کمی کی وجوہات

(از مکرم میاں محمد عبدالحق صاحب رامہ ناظر بیت المال ربوہ)

گزشتہ مجلس مشاورت کے موقعہ پر حضرت ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت کو ارشاد فرمایا کہ میرے متواتر کئی سال سے جماعت کو توجہ دلانے کے باوجود کہ اسے اپنی آمد کا بجٹ پچیس لاکھ تک پہنچانا چاہیئے۔ ابھی تک جماعت نے اس کی طرف پوری توجہ نہیں کی۔ اس کے ساتھ ہی حضور نے اس تحریک کی اہمیت بیان کرتے ہوئے اُن وجوہات کی نشاندہی بھی فرمائی۔ جن کے باعث ابھی تک ہمارے چندوں کی مقدار بمشکل حضور کے مقرر کردہ معیار کے نصف تک ہی پہنچ سکی ہے حضور نے فرمایا:-

"ہمارے سپرد جو عظیم الشان کام کیا گیا ہے اس کے لحاظ سے ۲۵ لاکھ ہی نہیں بلکہ ۲۵ کروڑ کا بجٹ بھی ہماری تبلیغی ضروریات کے لئے کافی نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ ہم نے ساری دنیا کو اسلام اور احمدیت کے لئے فتح کرنا ہے اور ساری دُنیا میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام پہنچانا ہے اور خدائے واحد کے جھنڈے کے نیچے لانا ہے۔ لیکن بہرحال جماعت کی موجودہ تعداد کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمیں اپنی آمد کا بجٹ پچیس لاکھ تک پہنچانے کی جلد تر کوشش کرنی چاہیئے"

"جہاں تک میں سمجھتا ہوں۔ ہمارے بجٹ کی کمی میں بڑا دخل ان نادہندوں کا ہے جو سلسلہ میں شامل ہونے کے باوجود اخلاص کی کمی کی وجہ سے مالی قربانیوں میں حصہ نہیں لیتے۔ اسی طرح وہ لوگ جو مقررہ شرح کے مطابق چندہ نہیں دیتے یا بقایوں کی ادائیگی میں سستی سے کام لیتے ہیں۔ ان کی غفلت بھی سلسلہ کے نقصان کا موجب ہو رہی ہے۔ پس میں تمام امراء اور سیکرٹریان مال جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ انہیں روحانی اور تربیتی اصلاح کے ساتھ ساتھ نادہندوں اور شرح سے کم چندہ دینے والوں کے بارہ میں اپنی ذمہ داری سمجھنی چاہیئے۔ تاکہ ان میں بھی قربانی کا جذبہ پیدا ہو۔ اور وہ بھی اپنے دوسرے بھائیوں کے دوش بدوش اسلام کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے ثواب میں شریک ہو سکیں۔

(پیغام مصلح نمائندگان مجلس مشاورت ۶۱ء)

۲۔ حضور کے ان ارشادات سے واضح ہے۔ کہ اگرچہ ضرورت تو بہت زیادہ رقم کی ہے۔ لیکن جماعت کی موجودہ تعداد کو مدنظر رکھتے ہوئے ہماری آمد کم از کم پچیس لاکھ روپیہ سالانہ ہونی چاہیئے۔ ابھی تک ہماری آمد اس حد تک کیوں نہیں پہنچ سکی؟ اس کے لئے حضور نے نادہندوں، مقررہ شرح سے کم چندہ دینے والوں اور بقایا داروں کو ذمہ دار قرار دیا ہے اور ان کی اصلاح کے لئے مقامی جماعتوں کے عہدہ داروں کو توجہ دلائی ہے۔ خاکسار گذارش کرتا ہے۔ اگر تمام مقامی عہدہ دار اپنی دانست اور اپنی سوجھ بوجھ اور اپنے خیالات کو چھوڑ دیں اور نادہندوں اور بقایا داروں کے متعلق حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مختلف مواقع پر جو ہدایات ارسال فرمائی ہیں۔ انہیں اچھی طرح سمجھ لیں اور ان پر عمل کرنا شروع کر دیں۔ تو اسی سال سے ہمارے لازمی چندوں یعنی زکوٰۃ چندہ عام، حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی مبلغ پچیس لاکھ روپیہ کو پہنچ سکتی ہے۔ لیکن میں نہایت دکھ بھرے دل سے اس امر کا اظہار کرتا ہوں۔ کہ باوجود اس کے کہ گزشتہ چھ سال سے مقامی عہدہ داروں کو حضور کی ان ہدایات سے آگاہ کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے پھر بھی آئے دن بعض جماعتوں کی طرف سے نادہندوں اور بقایا داروں کے متعلق ایسے مطالبات کئے جاتے ہیں اور ایسا لائحہ عمل تجویز کیا جاتا ہے جو حضور کی ہدایات کے خلاف ہوتا ہے۔ اور پھر وہ جماعتیں اصرار کرتی ہیں۔ اور نظارت بیت المال پر زور ڈالتی ہیں۔ کہ ان کی بات ضرور قبول کی جائے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ مرکزی اداروں کی طاقت بھی اور مقامی جماعتوں کی قوت اسی کشمکش میں صرف ہوتی رہتی ہے۔ اور نادہندوں اور بقایا داروں کی طرف توجہ کرنے کی کسی کو فرصت یا توفیق نہیں ملتی۔ چنانچہ نادہندوں اور بقایا داروں کی تعداد گھٹنے کی بجائے بڑھتی جاتی ہے اور چندوں کی وصولی بھی اس رفتار سے زیادتی نہیں ہو جاتی جس رفتار سے جماعت کی تعداد بڑھ رہی ہے

۳۔ اس تمام بیان سے خاکسار کی ہرگز یہ مراد نہیں۔ کہ تمام جماعتوں کے عہدہ دار حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات کے خلاف اپنا رویہ رکھتے ہیں (اگر ایسا ہو۔ تو ہر سال لاکھوں روپیہ کیسے وصول ہو سکے) اور نہ یہ کہ جو عہدہ دار ایسا طرز عمل اختیار کرتے ہیں۔ وہ نعوذ باللہ عمداً حضور کے کسی ارشاد کی مخالفت کرنا چاہتے ہیں۔ نہیں ہرگز نہیں۔ لیکن یہ ضرور ہے۔ کہ ناواقفیت یا لاپرواہی یا سہل انگاری کے باعث کئی جماعتوں کے عہدہ دار (جن میں بعض اہم اور بڑی جماعتیں بھی شامل ہیں) حضور کی ہدایات سمجھنے اور اپنانے کی کوشش کرنے کی بجائے بار بار نظارت بیت المال کو مجبور کرنے کے لئے کوشش کرتے رہتے ہیں۔ کہ نظارت اپنے موقف کو جو کہ حضور کی ہدایات کے مطابق ہوتا ہے۔ چھوڑ کر ان مقامی عہدہ داروں کی رائے کو اپنا لے۔ یہ وہ مرض ہے۔ جس کا علاج ہوئے بغیر ہمارے لئے حضور کے مقرر کردہ معیار تک پہنچنا مشکل ہے۔ الا ماشاء اللہ۔ کیونکہ احباب کی اصلاح اور لگاتار نگرانی صرف مقامی عہدہ داروں کے ذریعے ہی کی جا سکتی ہے۔ بے شک بعض اور وجوہات بھی ہیں۔ لیکن سب سے بڑی وجہ یہی ہے۔ کہ حضور کی ہدایات کو کما حقہ نہیں اپنایا۔ پس میں تمام عہدہ داروں سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ خاکسار کے آئندہ مضمونوں کو پورے غور اور توجہ سے مطالعہ کریں۔ اور جس جس امر کے متعلق ان کا رویہ یا رائے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات یا مرکزی کارکنوں کی ہدایت کے خلاف ہو۔ اس میں اصلاح کر کے جماعت کی کشتی کو آگے کھیلنے میں مددگار بن جائیں۔

۴۔ پیشتر اس کے کہ پھر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی وہ ہدایات بیان کی جائیں۔ جن کی خلاف ورزی چندوں کی خاطر خواہ اضافہ کی راہ میں روک بنی ہوئی ہے۔ خاکسار تمام عہدہ داروں کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہے کہ تمام کامیابیوں کی کلید اطاعت امام ہے۔ اور قرآن مجید اطاعت امام کی ضرورت اور اہمیت سے بھرا پڑا ہے۔ کئی موقعوں پر مومنوں کی صفت سمعنا و اطعنا بیان ہوئی ہے یعنی ادھر ہم نے سنا اور ادھر بلا چون و چرا مان لیا اور اس کی فرمانبرداری اپنے اوپر لازم ٹھہرا لی۔ ایک جگہ فرمایا۔

یا ایہا الذین اٰمنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم (النساء ع ۸)

اے ایماندارو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اور اپنے فرمانرواؤں کی بھی اطاعت کرو۔ پھر فرمایا۔ ومن یطع اللہ ورسولہ ویخش اللہ ویتقہ فاولئک ھم الفائزون

(سورہ نور ع ۷)

یعنی جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کریں۔ اور اللہ سے ڈریں اور اس کا تقویٰ اختیار کریں۔ وہی کامیاب اور بامراد ہوں گے۔ آگے یہاں تک اطاعت امام کی تاکید فرمائی کہ:-

یا ایہا الذین امنوا
لا ترفعوا اصواتکم
فوق صوت النبی ولا
تجہروا لہ بالقول
کجہر بعضکم لبعض
ان تحبط اعمالکم
وانتم لا تشعرون ۝

(سورۃ حجرات ع ۱)

اے مومنو! نبی کی آواز سے اپنی آواز اونچی نہ کیا کرو اور نہ بلند آواز سے اس کے سامنے اس طرح بولا کرو جس طرح تم آپس میں ایک دوسرے کے سامنے اونچا بولتے ہو۔ ایسا نہ ہو کہ تمہارے اعمال ضائع ہو جائیں اور تم جانتے بھی نہ ہو۔

۵۔ میں پھر درخواست کرتا ہوں۔ کہ خدارا اس آیت پر بار بار اور پوری سنجیدگی کے ساتھ غور کیجئے ان تحبط اعمالکم وانتم لا تشعرون ۝ کہ تمہارے اعمال ضائع ہو جائیں گے۔ اور تمہیں پتہ بھی نہیں چلے گا کیا حضور کے قائم کردہ معیار تک نہ پہنچنے کی وجہ یہی تو نہیں ہے؟ کہ ہم میں سے بعض عہدہ داروں کا طرز عمل امام وقت کی صحیح اطاعت کے مترادف نہیں۔ اس لئے ان کی کوششوں کا کوئی مفید نتیجہ نہیں نکلتا۔ وہ اپنی طرف سے ترقی چندوں کی ازدیادی کے لئے بڑی محنت کرتے ہیں اور بڑا زور لگاتے ہیں۔ لیکن نتیجہ وہی ڈھاک کے تین پات۔ اگر ان کا طرز عمل امام وقت کے ارشاد کے مطابق ہوتا۔ تو مجھے پختہ یقین ہے۔ کہ اب تک ہمارے چندوں کی وصولی پچیس لاکھ روپیہ تک پہنچ چکی ہوتی۔ پس ہم میں سے ہر ایک عہدہ دار کو خواہ وہ مرکزی ہو یا مقامی اپنے گریبانوں میں منہ ڈال کر سوچنا چاہیئے کہ آیا ہمارا رویہ اور ہماری جدوجہد ٹھیک ٹھیک حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشادات کے عین مطابق ہے یا نہیں؟ اور اگر ذرا بھی فرق پایا جائے تو فوراً اپنی اصلاح کرنی چاہیئے۔ تا ہمارا قدم اسی تیزی سے [illegible]

اُٹھنے لگے۔ جو جلد اپنی آمد کے بجٹ کو پچیس لاکھ تک پہنچانے کے لئے ضروری ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہمیشہ اپنی خوشنودی کی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔

تحریک وقف جدید

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زبان مبارک سے نکلے ہوئے مندرجہ ذیل الفاظ کو پڑھیے۔

" میں جماعت کے دوستوں کو ایک بار پھر اس وقف کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ ہماری جماعت کو یاد رکھنا چاہیئے کہ اگر وہ ترقی کرنا چاہتی ہے تو اس کو اس قسم کے وقف جاری کرنے پڑیں گے۔

پس میں جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ جلد اس وقف کی طرف توجہ کرے اور اپنے آپ کو ثواب کا مستحق بنائے۔ یہ مفت کا ثواب ہے جو تمہیں مل رہا ہے۔ اگر تم اسے نہیں لو گے تو یہ تمہاری بجائے دوسروں کو دیا جائے گا "

(خطبہ جمعہ مؤرخہ ۱۱ / ۵۸)

(ناظم مال وقف جدید۔ ربوہ)

السابقون الاولون کی تازہ فہرست

جو احباب رضاکارانہ تحریک جدید اوائل سال ہی میں کلی طور پر ادا فرما رہے ہیں وہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ایک ارشاد کی روشنی میں السابقون الاولون کہلانے کی سعادت حاصل کر لیتے ہیں۔ اشاعت اسلام کے لئے ان کی یہ قربانی ساری جماعت کی دعاؤں کی متقاضی ہوتی ہے۔ اس ضمن میں متعدد فہرستیں الفضل میں شائع ہو چکی ہیں۔ ذیل میں تازہ فہرست ہدیہ قارئین کی جاتی ہے۔ قارئین کرام سے ان کے لئے خاص دعاؤں کی درخواست ہے۔

نام	رقم
سید بی بی صاحبہ کھاریاں	۵ — ۰ —
راج بیگم صاحبہ "	۵ — ٦
صوبیدار احمد خانصاحب "	۵ — ۰ —
فضل بیگم صاحبہ "	۵ — ٦
مائی عجولی صاحبہ "	۵ — ۰ —
رحمت بی بی بیوہ محمد خانصاحب "	۵ — ٦
بھاگ بھری بیوہ ماسٹر محمد خانصاحب "	٦ — ۲
نور الٰہی بیگم بیوہ مولوی سعد اللہ خانصاحب "	۵ — ۷
سید بیگم اہلیہ غلام نبی صاحب خواجہ "	۵ — ۷
نذیر بیگم اہلیہ میجر اکبر علی صاحب "	۵ — ۲
راج بیگم اہلیہ ایاز صاحب "	۵ — ۵
نور بیگم ہمشیرہ ایاز صاحب "	۵ — ۵
راج بیگم اہلیہ شریف احمد صاحب کھاریاں	۵ — ۲
رحمت بی بی بیوہ محمد عبد اللہ صاحب "	۵ — ۰ —
کرم بھری بیوہ نور الدین صاحب "	۵ — ٦
حفیظ بیگم اہلیہ محمد سلیم صاحب "	۵ — ۸
فضل بیگم بنت نور الدین صاحب "	۵ — ۸
حیات بیگم اہلیہ عزیز احمد صاحب "	۵ — ۱
جمعدار معقول احمد صاحب کھاریاں چھاؤنی	۷ — ۰ —
حوالدار غلام نبی صاحب "	۱۰ — ۰ —
حوالدار رجال الدین صاحب "	۵ — ۸
لطیف احمد صاحب "	٦ — ٦
احمد خانصاحب "	۱۰ — ۰ —

(وکیل المال اول تحریک جدید۔ ربوہ)

تصحیح

الفضل مؤرخہ ۲۹ مارچ ۱۹۶۱ء میں مجلس مشاورت کی جو روئیداد شائع ہوئی ہے۔ اس میں ایجنڈا کی تجویز ۵ پر اظہار خیالات کرنے والے دوستوں کے اسماء میں ایک نام "منصور احمد صاحب" لکھا گیا ہے۔ مگر یہ درست نہیں اصل نام "رسول احمد صاحب چیمہ" ہے۔ احباب درست فرما لیں۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت۔ ربوہ)

درخواست دعا

(۱) خاکسار کا لڑکا عزیزم عبد الکریم خاں شاہد کاٹھگڑھی مربی سلسلہ بوجہ دائیں ٹانگ کی تکلیف کے عرصہ چھ ماہ سے زیر علاج ہے۔ پہلے کی نسبت خدا تعالیٰ کے فضل سے کافی آرام ہے احباب کرام و بزرگان سلسلہ خاص طور پر دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو جلد شفائے کاملہ عطا فرمائے اور خدمت دین کی زیادہ سے زیادہ توفیق دے آمین ثم آمین (عبد العزیز خاں کاٹھگڑھی چک ۲ T-D-A ڈاکخانہ چک ۴ T-D-A تحصیل خوشاب ضلع سرگودھا)

نظارت تعلیم کے اعلانات

(۱) غیر ملکی ٹریننگ برائے ہیڈ ورگرافی فریو تھیرپسی — یوکے میں تعلیم کے لئے وظائف۔ تقرر بطور انسٹرکٹر مجوزہ ریڈیو گرافی سکول ڈھاکہ لاہور۔ کراچی۔ پانچ سالہ ملازمت لازم۔ شرائط: بی۔ ایس۔ سی ڈگری یا ایف ایس سی میڈیکل درخواست مشتمل بر کوائف ذیل بمعہ نقول اسناد مصدقہ گزٹڈ افسر ۱۵/۶ تک بنام ڈائریکٹر میڈیکل سروسز ویسٹ پاکستان کوپر روڈ لاہور۔

(۱) نام و موجودہ ایڈریس۔ ولدیت و ایڈریس (۳) مستقل پتہ (۴) تاریخ پیدائش (۵) قابلیت ڈویژن۔ سال و نام کالج (۶) تجربہ (۷) کوئی اور امر (پ۔ ٹ ۲۹/۶/۶۱)

(۲) اسامیاں اسسٹنٹ ڈرافٹسمین — تنخواہ ۱۲۰-۱۰-۲۰۰ شرط ڈپلومہ انجینئرنگ انسٹیٹیوٹ درخواستیں مشتمل بر کوائف ذیل بمعہ مصدقہ نقول اسناد ۱۴/۶/۶۱ تک بنام ڈائریکٹر بلڈنگ ریسرچ ویسٹ پاکستان پی اینڈ آر ڈیپارٹمنٹ ۲ ایک روڈ لاہور

(۱) قابلیت (۲) عمر تجربہ وغیرہ (پ۔ ٹ ۲۹/۶/۶۱)

(۳) برٹش انسٹی ٹیوٹس — ٹیوٹوریل سنٹر دی برٹش انسٹی ٹیوٹس ففتھ فلور۔ قمر ہاؤس بندر روڈ۔ کراچی فیس بذریعہ سپیشل پے منٹ ٹیوٹوریل سنٹر مذکور مرشنل اینڈ گرنڈلیز بنک لمیٹڈ لائیڈز برانچ میکلوڈ روڈ کراچی میں۔ خط و کتابت بنام کیریئر گائیڈنس آفیسر ڈیپارٹمنٹ 15/A دی برٹش انسٹی ٹیوٹس ففتھ فلور قمر ہاؤس بندر روڈ کراچی (پ۔ ٹ ۲۹/۶/۶۱)

(۴) داخلہ بی ایڈ کلاس پشاور — داخلہ بنا بر قابلیت و انٹرویو۔ شرط گریجوایٹ۔ درخواستیں ۳۱/۶/۶۱ تک بنام چیئرمین ڈیپارٹمنٹ آف ایجوکیشن پشاور یونیورسٹی فارم و پراسپکٹس دفتر چیئرمین سے وصول ڈیڑھ روپیہ میں (پ۔ ٹ ۳۰/۶/۶۱)

(۵) گورنمنٹ پائلٹ سکنڈری سکول میں ضرورت

(۱) ایگریکلچر ٹیچرس۔ تنخواہ ۲۰۰/- گریڈ ۱۳۰-۱۰-۲۰۰/۱۰-۲۵۰ الاؤنسز علاوہ۔ شرائط بی۔ ایس۔ سی ایگریکلچر۔ تجربہ۔ عمر ۲۵ تا ۳۰

۲۔ کمرشل ٹیچرس۔ تنخواہ ۱۳۰-۱۰-۲۰۰/۱۰-۲۵۰ الاؤنسز علاوہ۔ شرائط بی کام، عمر ۲۵ تا ۳۰۔

۳۔ ہوم اکنامکس ٹیچرس۔ ۱۵۰-۱۰-۳۵۰ الاؤنسز علاوہ۔ بی۔ ایس۔ سی (ایچ ای) تجربہ۔ عمر ۳۰ تک

۴۔ سائنس ٹیچرس " " بی ایس سی۔ بائیولوجی کو ترجیح۔ گرلز سکولوں کے لئے لیڈیز عمر ۳۰ تک۔

۵۔ ٹیچر انڈسٹریل آرٹس۔ ۱۳۰-۱۰-۲۰۰/۱۰-۲۵۰ الاؤنسز علاوہ میٹرک چار سالہ ڈپلومہ میکینیکل انسٹی ٹیوٹ لاہور یا سکوٹ یا ڈپلومہ ہولڈر سہ سالہ یو ڈی ٹیکنیک کورس کراچی عمر ۳۰ تک۔

۶۔ گائیڈنس ٹیچرس۔ ۱۳۰-۱۰-۲۰۰/۱۰-۲۵۰ الاؤنسز علاوہ گریجوایٹ سائیکالوجی و بی ایڈ (گائیڈنس) گرل سکولز کے لئے لیڈیز عمر ۳۰ تک۔

۷۔ لائبریرین کم ٹیچرس۔ ۱۳۰-۱۰-۲۰۰/۱۰-۲۵۰ الاؤنسز علاوہ بی ایس سی یا بی اے بی ایڈ۔ گرل سکولز کے لئے لیڈیز۔ عمر ۳۰ سال تک۔ یہ انتخاب اپنے خرچ پر ٹریننگ لائبریرین لازم

۸۔ (۱) کرافٹ ٹیچرس۔ ۹۰-۵-۱۵۰ الاؤنسز علاوہ۔ میٹرک یا مڈل تک بمعہ ۵ سالہ تجربہ میٹل ورک۔ ووڈ ورک الیکٹریسٹی (ب) اسسٹنٹ انسٹرکٹرس انڈسٹریل آرٹس۔ ۹۰-۵-۱۵۰ الاؤنسز علاوہ۔ میٹرک یا میٹرک تک بمعہ ۵ سالہ تجربہ میٹل ورک۔ ووڈ ورک والیکٹریسٹی

ج اسسٹنٹ سائنس ٹیچرس۔ ۹۰-۵-۱۵۰ الاؤنسز علاوہ۔ ایف ایس سی۔ سی ٹی لیڈیز جنس

د " کامرس " " ایف اے یا گریجوایٹ تجربہ ٹائپنگ و بک کیپنگ۔ لیڈیز کے لئے میٹرک مع ہاؤس ہولڈ کرافٹ میں مہارت

درخواستیں ۱۰/۶/۶۱ تک بنام ڈائریکٹر ایجوکیشن ایکسٹنشن سروس سنٹر ویسٹ پاکستان ۳۔ ایچ گلبرگ لاہور بشمول مصدقہ نقول اسنادات۔ انٹرویو بمقام لاہور (پ۔ ٹ ۳۰/۶/۶۱)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۶۱۱۶ میں ایم ناصر علی ولد برکت علی بلاس قوم برلاس مغل پیشہ ملازمت عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۱۵ اپریل ۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میں ایم ناصر علی اقرار کرتا ہوں کہ میری موجودہ جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات کے وقت جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

(۲) لیکن میرا گذارہ جائیداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ مبلغ ۳۰۰ روپے ماہوار ہے رہیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔

العبد ناصر علی بقلم خود ۱۱۔ڈی چوبرجی کوارٹرز لاہور ۱۵ اپریل ۶۱ء

گواہ شد: عبدالستار محاسب حلقہ اسلامیہ پارک کوارٹر B-۱۲ چوبرجی گورنمنٹ کوارٹرز لاہور ۱۵ اپریل ۶۱ء

گواہ شد: چوہدری غلام احمد ایم اے بقلم خود سمن آباد مین روڈ لاہور ۱۵ اپریل ۶۱ء

نمبر ۱۶۱۱۷ میں رضیہ بیگم زوجہ ایم۔ ناصر علی قوم برلاس مغل پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۱۔ڈی چوبرجی کوارٹرز لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۱۵ اپریل ۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میں رضیہ بیگم زوجہ ایم ناصر علی تحریر کرتی ہوں کہ میری جائیداد اس وقت حق مہر مبلغ ۵۰۰/- روپے ہے جو کہ میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں اور یہ رقم میں خاوند سے لے کر قسط وار ادا کروں گی اور میرا خاوند بھی اسی طرح رضامند ہے۔ اور نیز مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ گو اس وقت میری کوئی آمد نہیں ہے اگر کسی وقت کوئی آمد کا ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی

العبد: رضیہ بیگم بقلم خود۔ زوجہ ایم ناصر علی ۱۱۔ڈی چوبرجی گارڈن سٹریٹ لاہور

گواہ شد: عبدالستار (محاسب حلقہ اسلامیہ پارک لاہور) کوارٹر B-۱۲ چوبرجی گورنمنٹ کوارٹرز لاہور۔ مورخہ ۱۵ اپریل ۱۹۶۱ء

گواہ شد: ناصر علی بقلم خود ۱۱۔ڈی چوبرجی کوارٹرز لاہور۔

نمبر ۱۶۱۱۸ چوہدری عبدالقیوم ولد چوہدری عبدالستار صاحب قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۲۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۶ ۱۲/ F نیول کالونی ماڑی پور کراچی ۲۸ ضلع کراچی صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۲۹ اپریل ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ میں ملازمت کرتا ہوں جس کے ذریعہ مجھے ماہوار تنخواہ مع الاؤنس مبلغ ۱۲۰/- روپیہ ملتا ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہوں گا اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائیداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بعد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ فقط ۲۹ اپریل ۱۹۶۱ء۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

العبد: چوہدری عبدالقیوم

گواہ شد: ملک محمد اشرف خان پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ حلقہ ماڑی پور کراچی ۲۹ اپریل ۶۱ء

گواہ شد: شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن کراچی

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

میٹرک کے امتحان میں تعلیم الاسلام ہائی سکول کے کامیاب ہونیوالے طلبہ

نام	نمبر حاصل کردہ	ڈویژن
نیاز احمد طاہر	۵۶۶	سیکنڈ
محمد احمد شاہ	۴۳۸	تھرڈ
انیس احمد عقیل	۳۲۵	؍؍
سعید احمد سلیم	۷۱۰	فرسٹ
صادق احمد نعیم	۵۲۹	سیکنڈ
مبارک احمد قاضی	۵۵۳	؍؍
محمد اشرف	۵۰۲	؍؍
منیر احمد رانجھا	۶۱۷	فرسٹ
سمیع الرحمان خورشید	۵۱۳	سیکنڈ
ملک عبدالحمید	۶۷۵	فرسٹ
ابرار رسول فیصل	۵۹۷	سیکنڈ
محمد یوسف مبشر	۵۴۵	؍؍
اعجاز احمد طاہر	۶۵۳	فرسٹ
میر عبدالرشید تبسم	۶۵۶	؍؍
محمود احمد جاوید چیمہ	۵۰۸	سیکنڈ
محمد منیر	۴۹۳	؍؍
سعادت محمود	۴۴۰	تھرڈ
مشتاق احمد موید	۴۱۱	؍؍
محمد اسحٰق طارق	۳۵۸	؍؍
نصیر الدین عبیداللہ	۴۴۹	؍؍
ایم مبارک احمد	۶۰۱	فرسٹ
منصور احمد گودایہ	۴۳۹	تھرڈ
سعید احمد انجم	۴۵۷	سیکنڈ
محمد ارشد	۵۶۳	؍؍
نصیر احمد شاہ	۴۷۶	؍؍
طاہر احمد جاوید	۷۰۹	فرسٹ
حبیب اللہ گل	۴۵۳	سیکنڈ
محمد نواز خان	۶۰۵	فرسٹ
مظفر احمد سعید	۴۹۳	سیکنڈ
محمد اقبال رانجھا	۵۶۳	؍؍
بشارت احمد زاہد	۴۱۲	تھرڈ
عبدالشکور پراچہ	۳۰۲	؍؍
محمد عالم خان	۶۲۸	فرسٹ
محمد یحییٰ	۵۴۸	سیکنڈ
ملک صلاح الدین طارق	۴۷۸	؍؍
اعجاز احمد اختر	۴۷۱	؍؍
سید فہیم احمد	۴۷۳	؍؍
محبوب احمد نسیم	۳۴۳	تھرڈ
صبغۃ اللہ محمود غزنوی	۵۲۷	سیکنڈ
محمد افضل بٹ	۴۳۰	تھرڈ
عبداللطیف صابر	۵۰۶	سیکنڈ
سعید احمد گلگتی	۴۵۸	؍؍
عبدالماجد روانی	۵۷۹	؍؍
نعیم الرحمٰن درد	۸۱۳	فرسٹ
رفیق احمد قمر	۵۵۵	سیکنڈ
سفی محمود احمد	۶۶۸	فرسٹ
محمد اسلم ظفر	۶۳۴	؍؍
جاوید محمود	۴۴۳	تھرڈ
عبدالکریم چیمہ	۴۴۰	؍؍
منصور احمد خان	۶۳۱	فرسٹ
محمد داؤد طاہر	۶۵۵	؍؍
حبیب اللہ صادق	۶۱۷	؍؍
عبدالسمیع پرویز	۵۵۳	سیکنڈ
محمد کریم قمر	۶۲۴	فرسٹ
جاوید احمد	۶۲۰	؍؍
نصرت الٰہی	۶۶۵	؍؍
منور احمد قمر	۵۹۰	سیکنڈ
عبداللطیف سندھی	۶۵۷	فرسٹ
صفی اللہ	۷۷۲	؍؍
رانا محمد خالد	۵۵۳	سیکنڈ
حبیب اللہ شاد	۴۸۰	؍؍
عبدالعزیز جاوید	۴۷۵	؍؍
مسعود احمد ظفر	۵۲۸	؍؍
منصور احمد چوہدری	۵۶۹	؍؍
محمود احمد انور	۴۲۴	تھرڈ
محمد اسلم شاد	۴۶۰	سیکنڈ
عبدالحئی راجہ	۵۲۶	؍؍
محمود احمد ونیس	۴۳۵	تھرڈ
احمد یار	۶۲۹	فرسٹ
سعید احمد خان	۶۵۳	؍؍
عبدالعزیز کوثر	۶۳۴	؍؍
محمد منظور صادق	۶۵۸	؍؍
محمد صدیق طاہر	۳۲۴	تھرڈ
محمد الیاس شاکر	۴۱۹	؍؍
محمد سرور نظامی	۵۳۲	سیکنڈ
عزیز احمد	۴۶۲	؍؍
انور علی	۵۴۷	؍؍
وریام خان ظفر	۴۴۷	تھرڈ
نذیر احمد ناصر	۵۲۷	سیکنڈ
محمود احمد سندھی	۴۲۳	تھرڈ
اقبال احمد نیاز	۶۶۲	فرسٹ
بشارت احمد جمیل	۶۶۱	؍؍

بقیہ صفحہ اول

امتحان دینے والوں میں منظور شدہ سکولوں کے بیس ہزار بیس طلبہ شامل تھے جن میں سے اٹھائیس ہزار دو سو اٹھائیس امیدوار کامیاب ہوئے اور اس طرح سکولوں کے طلبہ کی کامیابی کا تناسب قریباً ساٹھ فیصد رہا۔ انیس ہزار سات سو دس امیدواروں نے پرائیویٹ حیثیت سے اس امتحان میں شرکت کی جن میں سے صرف پانچ ہزار نو سو اٹھاسی امیدوار کامیاب ہوئے اور اس طرح پرائیویٹ طلبہ کی کامیابی کا تناسب ۳۰ء۳۰ فیصد رہا ✣

بھارت کے زرمبادلہ کے ذخائر میں خطرناک کمی

نئی دہلی ۵ رجولائی معلوم ہوا ہے کہ بھارت کے غیر ملکی زرمبادلہ کے محفوظ ذخائر اب صرف ایک ارب پندرہ کروڑ روپیہ رہ گئے ہیں ان ذخائر میں آج تک کبھی اتنی کمی واقع نہیں ہوئی تھی۔

اب یہ کمی خطرناک حد تک پہنچ گئی ہے۔ موجودہ قانون کے تحت بھارت کے لئے دو ارب روپیہ کا محفوظ ذخیرہ رکھنا ضروری ہے۔

لیڈر بقیہ صفحہ ۲

ہی حقیقی دین ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ نے جو جماعت قائم کی ہے وہ آپ کی ہدایات پر کاربند ہونے کی وجہ سے آج بھی امتیازی شان رکھتی ہے اور ان کی دیکھا دیکھی بہت سے لوگ نیکی کی طرف مائل ہو گئے ہیں۔ کئی ویران مساجد آباد ہو گئی ہیں۔ اور گھر گھر دین کا چرچا ہونے لگا ہے۔

وقفِ جدید کی اہمیت

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے احباب جماعت کو وقف جدید میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی تاکید کرتے ہوئے ارشاد فرمایا "اگر جماعت وقف جدید کی طرف توجہ کرے تو اس سے نہ صرف ہم ملکی جہالت کو دور کر سکیں گے بلکہ بیماریوں کو دور کرنے میں بھی ہم ملک کی مدد کر سکیں گے کیونکہ وقف جدید کے معلم تعلیم کے ساتھ ساتھ علاج معالجہ بھی کرتے ہیں اور اس سے ملک کی بیماریوں کو دور کرنے میں مدد مل رہی ہے۔" (الفضل $\frac{1}{59}$ ۲)

اس انسانی خدمت کے پیش نظر آپ وقف جدید کا چندہ ارسال فرما دیں۔ اور بطور ثواب اپنے اہل و عیال اور بزرگوں کو بھی اس کار خیر میں شامل فرما دیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(ناظم مال وقف جدید)

ولادت

مورخہ ۲ رجولائی ۱۹۶۱ء بروز اتوار اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم محمد شفیع صاحب اشرف مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم ملتان کو فرزند عطا فرمایا ہے۔ نومولود حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب درد مرحوم رضی اللہ عنہ کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی اور عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے اور اس کے وجود کو دین کا سچا خادم اور دنیا کے لئے مفید اور نافع بنائے آمین۔ نیز نومولود کی والدہ کی صحت یابی کے لئے بھی خاص طور پر دعا کی جائے۔ وہ ملتان کے مقامی زنانہ ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔

ضرورت ہے

مندرجہ ذیل اسامیوں کے لئے نیک نیت اور محنتی اصحاب کی ضرورت ہے۔ (۱) ایک ماہر صابن ساز جو کہ ہر قسم کا صابن تیار کر سکے۔

(۲) ایک انجینیئر مین۔ بخولہ کے کام کا تجربہ خصوصی ہو۔

مناسب بقہ تجربہ اور قابل قبول تنخواہ اور امیر مقامی کی سفارش کے ساتھ مندرجہ ذیل پتہ پر درخواستیں ۱۰ رجولائی ۱۹۶۱ء تک ارسال کریں۔

م ح ا معرفت روزنامہ "الفضل" ربوہ

کتاب ست بچن

اگر کسی دوست کے پاس "ست بچن" پہلا ایڈیشن ہو تو عاریتاً یا قیمتاً عطا فرمائیں۔ اگر کوئی دوست عاریتاً بھجوائیں گے تو ان کو کتاب شائع ہونے پر دو نسخے دیئے جائیں گے۔ والسلام

جنرل مینیجر الشرکۃ الاسلامیہ ربوہ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴